مولانا محمد الیاسؒ کی خدمات

مولانائے محترم [مولانا محمد الیاس] نے خود اسی قوم [میواتی قوم] کے مبلغوں سے اس کی اصلاح کا کام لیا' اور ان کی پیہم کوششوں کا نتیجہ' جو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں' یہ ہے کہ بعض علاقوں میں گاؤں کے گاؤں ایسے ہیں جہاں ایک بچہ بھی آپ کو بے نمازی نہ ملے گا۔ دیہات کی وہ مسجدیں جہاں یہ لوگ کبھی اپنے مویشی باندھتے تھے' آج وہاں پانچوں وقت اذان اور جماعت ہوتی ہے۔ آپ کسی راہ چلتے دیہاتی کو روک کر اس کا امتحان لیں۔ وہ آپ کو صحیح تلفظ کے ساتھ کلمہ سنائے گا۔ اسلام کی تعلیم کا سیدھا سادا لب لباب' جو ایک بدوی کو معلوم ہونا چاہیے' آپ کے سامنے بیان کرے گا' اور آپ کو بتائے گا کہ اسلام کے ارکان کیا ہیں۔ اب آپ وہاں کسی مسلمان مرد' عورت یا بچے کو ہندوانہ لباس میں نہ پائیں گے۔ ان کی عادت و خصائل اور ان کے اخلاق میں بھی اس مذہبی تعلیم و تبلیغ کی وجہ سے نمایاں فرق ہو گیا ہے..... مولانا نے عام دیہاتیوں کے اندر تبلیغ و اصلاح اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ایسی اسپرٹ پیدا کر دی ہے کہ جو لوگ کل تک خود گمراہ تھے' وہ اب دوسروں کو راہ راست بتاتے پھرتے ہیں۔ کھیتی باڑی کے کاموں سے فرصت پانے کے بعد مختلف قریوں سے ان دیہاتیوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ تبلیغ کے لیے نکلتے ہیں۔ گاؤں گاؤں پہنچ کر لوگوں کو خیر و صلاح کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ ان کا رخت سفر اور زاد راہ ان کے کندھے پر ہوتا ہے۔ کسی پر اپنا بار نہیں ڈالتے' نہ کسی سے اپنے لیے کچھ طلب کرتے ہیں۔ محض اللہ کی خوشنودی ان کے مدنظر ہوتی ہے اور بے غرضانہ کام کرتے ہیں' اس لیے جہاں جاتے ہیں' دیہات اور قصبات کی آبادیوں پر ان کا غیر معمولی اثر ہوتا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ بسا اوقات یہ لوگ پیدل گشت کرتے ہوئے دو دو سو میل تک چلے جاتے ہیں' اور جن جن بستیوں پر سے گزر ہوتا ہے' وہ مذہبی بیداری اور کلمہ و نماز کے نور سے منور ہو جاتی ہیں..... دیہات سے جو تبلیغی جماعتیں نکلتی ہیں وہ نہ صرف دین کی تعلیمات پھیلاتی ہیں' بلکہ ساتھ ہی ساتھ خود بخود باہمی اخوت و محبت کے تعلقات بھی قائم کر لیتی ہیں۔ اس طرح قبائلی تفرقہ کی جگہ رفتہ رفتہ قومی وحدت پیدا ہو رہی ہے' اور ایک ایسی تنظیمی ہیئت وجود میں آتی جا رہی ہے جس سے آگے چل کر بہت سے کام لیے جا سکتے ہیں۔ تنظیم کا ماحصل اس کے سوا اور کیا ہے کہ کثیر التعداد افراد ایک آواز پر مجتمع ہوں اور ایک آواز پر حرکت کرنے لگیں۔ یہی چیز وہاں پیدا ہو رہی ہے اور بڑی حد تک پیدا ہو چکی ہے۔

یہ قابل قدر نتائج جو گنتی کے چند برسوں میں برآمد ہوئے ہیں' محض ایک مخلص آدمی کی محنت و کوشش کا ثمرہ ہیں۔ (سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ' "ایک اہم دینی تحریک" ترجمان القرآن جلد ۱۵' عدد ۲' شعبان ۱۳۵۸ھ' اکتوبر ۱۹۳۹ء' ص ۱۴۱-۱۴۳)